امداد کے نوآبادیاتی پہلوؤں کا خاتمہ اور امن سازی

ایگزیکٹو کا خلاصہ

peace direct

Adeso
African Development Solutions

Alliance for Peacebuilding

WCAPS | WOMEN OF COLOR ADVANCING PEACE, SECURITY, AND CONFLICT TRANSFORMATION

اس رپورٹ کے بارے میں

نومبر 2020 میں، پیس ڈائریکٹ () نے Adeso، جو امن سازی اور غیر سفید فام رنگت کی حامل خواتین کے لیے امن اور سلامتی کی پیش رفت کا الائنس ہے، کے اشتراک سے منظم نسل پرستی اور 'امداد کو غیر محدود' کرنے کے طریقے کے حوالے سے سہ روزہ آن لائن مشاورت منعقد کی۔ ترقی، انسانی امداد اور امن سازی کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے 150 سے زائد افراد نے تین دن تک مشاورت میں حصہ لیا، اور ہم ان سب کے مقروض ہیں جنہوں نے اپنے ادراک، کہانیاں اور تجزیے پیش کیے۔ ان میں

تعارف

جیسا کہ بین الاقوامی امدادی نظام میں طاقت کے غیر مساوی پہلوؤں کے بارے میں تبادلہ خیال مرکزی دھارے میں داخل ہو چکا ہے، مقامی کارکنان کا نظام میں طاقت اور وسائل کے مشرق عالم کی کچھ مخصوص تنظیموں اور تعلقات تک محدود رہنے کے متعلق آواز اٹھانے کا تناظر کافی مضبوط ہو چکا ہے۔

نظام میں عدم مساوات کو دور کرنے کے وعدوں کے باوجود، جس کا 2016 میں استنبول میں ہونے والے عالمی انسان دوست سمٹ (World Humanitarian Summit) میں خاص طور پر اعلان کیا گیا تھا، بہت سے اہم شعبوں میں بہت کم پیشرفت ہوئی ہے۔ اس میں مقامی تنظیموں کے لئے فنڈنگ اور وہ طریقہ شامل ہے جس کے ذریعہ فیصلے، اختیار اور کنٹرول اب بھی عطیہ دہندگان اور بین الاقوامی این جی اوز (INGOs) کی معمولی تعداد تک محدود ہیں۔

امریکہ میں 2013 میں شروع ہونے اور موسم گرما 2020 میں نمایاں ہونے والے احتجاج کہ سیاہ فام لوگوں کی زندگیاں اہم ہیں (Black Lives Matter) کے بعد امدادی شعبے میں کام کرنے والوں کو اس حقیقت کا سامنا کرنا پڑا ہے کہ ان کا اپنا کام منظم نسل پرستی کا شکار ہے، جو ایسا معاملہ ہے جس پر حال ہی بات چیت ہوئی ہے اور تسلیم کیا گیا ہے۔

ترقی، انسان دوستی اور امن سازی کی حدود کا خاتمہ – نسل پرستانہ اور امتیازی سلوک کے نظاموں اور امدادی نظام میں کھلے عام مخفی روایات کو ختم کرنے کی تحریک – ایک فوری، اہم اور طویل التوا تبادلہ خیال کے طور پر ابھر رہی ہے جو نظام کو بدلنے کے لیے موجودہ آراء میں مزید اضافہ کر رہا ہے۔ اگر پالیسی ساز، عطیہ دہندگان، پریکٹیشنرز، ماہرین تعلیم اور کارکنان منظم نسل پرستی سے نمٹنے اور امداد کو غیر محدود کرنے کا مطلب نہیں سمجھنا شروع کرتے تو نظام کبھی اپنے آپ کو اس طرح تبدیل نہیں کر پائے گا جو حقیقی معنوں میں اختیار اور وسائل کو مقامی کارکنان تک منتقل کرتا ہے

DONATE
07911 XX

کلیدی نتائج

- امدادی نظام کے آئینے میں بہت سے موجودہ طریق کار اور رویے نوآبادیاتی دور سے اخذ کیے گئے ہیں، اور اسے عالم شمال کی زیادہ تر تنظیمیں اور عطیہ دہندگان تسلیم کرنے سے اب بھی گریزاں ہیں۔ عصر حاضر کے بعد طرز عمل اور روایات نوآبادیاتی محرکات اور اعتقادات کو مضبوط کرتے ہیں جیسا کہ بین الاقوامی این جی اوز کا چندہ اکٹھا کرنے اور مواصلاتی عکاسی میں 'سفید فام مسیحا' کا نظریہ عالم جنوبی میں بین الاقوامی این جی اوز کی تنظیمی ساخت اور عالم جنوبی میں کام کرنے والے بعض سفید فام امدادی کارکنان کے رویوں سے عیاں ہے۔

- سابقہ نوآبادیاتی قوتوں اور سابقہ نوآبادیاتی خطوں کے درمیان امداد کی ترسیل اکثر ان کے ماضی کے نوآبادیاتی تعلق کی عکاسی کرتی ہے، جبکہ فیصلہ سازی کا اختیار عالم شمالی تک محدود ہے

- منظم نسل پرستی اس شعبے میں موجودہ افراد کی روزمرہ ثقافت اور کام کے طرزعمل میں اتنی مضبوطی سے پیوست ہے کہ اس سے مقامی عملے کے اپنی ہی کمیونٹیز سے سلوک اور بین الاقوامی این جی اوز کے ساتھ مصروف عمل ہونے کا طریقہ متاثر ہوا ہے۔

- امدادی نظام میں استعمال ہونے والی زبان کا کچھ حصہ غیر سفید فام آبادیوں کے امتیازی سلوک اور نسل پرستانہ خیالات کو مضبوط بناتا ہے۔ اصطلاح 'صلاحیت کی تعمیر' کا ایک مثال کے طور پر حوالہ دیا گیا تھا جو تجویز کرتی ہے کہ مقامی تنظیموں اور کمیونٹیز کے پاس صلاحیتوں کی کمی ہے، جبکہ دیگر اصطلاحات، جیسا کہ 'فیلڈ کا ماہر' عالم جنوبی کی 'غیر مہذب' کے طور پر عکاسی کرتے ہیں۔

- عالم شمالی کے امدادی شعبے، اور وسیع تر شعبے کے بہت سے پریکٹیشنرز اپنے آپ کو غیر جانبدار کام کرتا سمجھتے ہیں جو نہ صرف افسانہ ہے بلکہ یہ 'سفید فام مسیحا' اور 'سفید فام نظر' کی ذہنیت کو بھی مضبوط کرتا ہے جس کی جڑیں نوآبادیاتی نظام میں ملتی ہیں۔

- منظم نسل پرستی سے عالم شمالی میں موجود تنظیمیں، اور نظام کے ساتھ 'چلنے' والی عالم جنوبی کی تنظیمیں بھی فائدہ اٹھاتی ہیں۔ مشاورت میں سب سے زیادہ حوالہ کردہ مثالپروگراموں اور تحقیق کے لیے فنڈنگ کے مواقع تھے جس سے نسبتاً 'عمومی افراد' کی معمولی تعداد کو ہی فائدہ ہوتا ہے یعنی عطیہ دہندگان کے ساتھ تعلق رکھنے والی بین الاقوامی این جی اوز۔

- شعبے میں منظم نسل پرستی کی سب سے واضح علامات میں سے ایک عالم جنوبی میں عملے کو ملازمت دینے کا ایک متوازی نظام ہے، نہ صرف یہ کہ عالم شمالی کے ہم منصبوں کے مقابلے میں عالم جنوبی کے عملے کو دی جانے والی تنخواہوں اور فوائد میں فرق ہے بلکہ یہ بھی کہ عالم جنوبی کے پریکٹیشنرز کی مہارتوں اور تجربے کو بھی کم تر گردانا جاتا ہے۔

- پروگرام اور تحقیقی ڈیزائن مغربی اقدار میں پنہاں ہے اور علم کے نظاموں کا مطلب ہے کہ متعدد پروگرام نادانستہ طور پر مغرب پر مبنی معیار ترتیب دیتے ہیں جن پر عالم جنوبی کی کمیونٹیز کو پورا اترنا ہوتا ہے۔ مقامی علم کی پہلے سے طے شدہ طور پر قدر کم گردانی جاتی ہے۔

- غیر سفید فام افراد کی برداشت کی جانے والی مشکلات بڑھ جاتی ہیں اگر وہ پسماندہ گروپوں سے تعلق رکھتے ہوں، بشمول خواتین، LGBTQ* کمیونٹی معذور کمیونٹی، غیر اینگلوفون کمیونٹی وغیرہ۔ عالمی-مقامی تقسیم میں کمی کی کوششیں اکثر اوقات مخصوص شناختی گروپ پر توجہ مرکوز کرتی ہیں، اور اس طرح جامع تناظر اپنانے میں ناکام ہو جاتی ہیں۔

شعبے میں منظم نسل پرستی کیسے ظاہر ہوتی ہے

AID

تجاویز

عطیہ دہندگان، بین الاقوامی این جی اوز اور پالیسی سازوں کے لیے تجاویز

تسلیم کریں کہ منظم نسل پرستی موجود ہے

تسلیم کرنا کہ منظم نسل پرستی موجود ہے اس شعبے کے اچھے کاموں کو نہیں مٹا سکتی اور نہ ہی یہ بین الاقوامی امداد/تعاون کو مکمل طور پر مسترد کرنے کی علامت ہے۔ مزید برآں، تسلیم کرنے کا مطلب ذاتی جرم نہیں ہے۔ اس کے باوجود، اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے اجتماعی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ عطیہ دہندگان اور بین الاقوامی این جی اوز اپنے مفروضوں اور طرزعمل کا آڈٹ کر کے مدد کر سکتے ہیں، اور اس عمل میں اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے کام میں منظم نسل پرستی کیسے ظاہر ہو رہی ہے (ڈایاگرام X ملاحظہ کریں)۔ اس میں اس بات کا معائنہ شامل ہو سکتا ہے کہ جداگانہ نسل پرستی، امتیازی سلوک یا متعصبانہ مفروضوں نے مقامی تنظیموں اور لوگوں کے ساتھ عطیہ دہندگان یا بین الاقوامی این جی اوز کے تعلق کو کیسے متاثر کیا ہے، خاص طور پر اگر مقامی کارکنان متعدد طرح کی پسماندگان کی شناخت رکھتے ہیں۔ پہلا اہم مرحلہ یہ ہو گا کہ تنظیم کی ویب سائٹ اور اس کے مواصلاتی مواد میں ایک عوامی اعلامیہ شامل کیا جائے جس میں امدادی نظام کے اندر اس کی طاقت اور مقام، ایسے تعصبات جنہوں نے تنظیم کے ماضی کے افعال پر اثر ڈالا ہو، اور اختیار کے منظم محرکات جو مخصوص لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں، کو تسلیم کیا جائے۔

عطیہ دہندگان اور کمیونٹیز کے ساتھ اختیار کے متعلق بات چیت کی حوصلہ افزائی کریں

عطیہ دہندگان، پالیسی سازوں اور بین الاقوامی این جی اوز کو نظام میں طاقت کے عدم توازن کے حوالے سے مقامی گروپوں اور کمیونٹیز کے تحفظات سننے میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کی ضرورت ہے، بالکل اسی طرح جیسے وہ اپنی مادی، معاشی اور مہارت کی ضروریات کے بارے میں کرتے ہیں۔ اقتدار، یہ کس کے پاس ہے اور اسے کیسے استعمال کیا جاتا ہے کے حوالے سے بات چیت عموماً مقامی گروپوں کی جانب سے شروع نہیں کی جاتی۔ لہٰذا، عطیہ دہندگان اور بین الاقوامی این جی اوز کو اپنی طاقت اور پالیسیوں پر تنقید کرنے کے مواقع کی اجازت دینے کی ضرورت ہے۔ اس کا آغاز عطیہ دہندگان سے ایک گمنام سروے مکمل کرنے کا کہہ کر کیا جا سکتا ہے جو تنظیم، اس کے عملے اور ان کے ساتھ اس کے ماضی کے معاملات پر ان کے خیالات کی عکاسی کرتا ہو۔ یہ عطیہ دہندگان سے مزید مفصل آراء لے کر تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کا عمل بات چیت کی بنیاد کی تشکیل کے ساتھ ہی ایسے حالات پیدا کر سکتا ہے جو اس کی اجازت دیتے ہیں۔

تبدیلی کے لئے جگہ بنائیں

نظام میں جو تبدیلیاں درکار ہیں ان کا محرک پورے سپیکٹرم میں موجود کارکنان بنیں گے، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ عطیہ دہندگان اور بین الاقوامی این جی اوز باہم مل کر تجربات اور حکمت عملی کے اشتراک کے لیے مقامی گروپوں، تنظیموں اور عطیہ دہندگان کے لئے جگہ بنائیں اور مواقع پیدا کریں۔ یہ خاص طور پر اہم ہے کہ ان لوگوں کے لیے مخصوص طور پر جگہیں بنائی جائیں جو زیادہ پسماندہ شناخت رکھتے ہیں، جیسا کہ خواتین، نوجوان اور معذور افراد۔ اگرچہ اس طرح کی حکمت عملی گروپوں کے کسی تنظیم یا انفرادی طاقت کو للکارنے کا باعث بن سکتی ہے، تاہم یہ جتنا بھی پریشان کن ہو، انہیں اس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ دراصل، اگر طاقت کے بارے میں گفتگو غیر تکلیف دہ نہیں ہے تو اس کا امکان نہیں ہے کہ کشادہ ذہن یا ایماندارانہ آراء کا اشتراک کیا گیا ہے، یا یہ کہ اس کے لئے ضروری فعال ماحول پیدا کیا گیا ہے۔ عطیہ دہندگان اور بین الاقوامی این جی اوز کو بھی آگاہ رہنا چاہیے کہ کچھ گروہ نئی تخلیق کردہ جگہ میں مدعو کیے جانے کی بجائے تبدیلی کے لئے جگہ کا دعویٰ کریں گے، اور ان عوامل کا کنٹرول چھوڑنے کے لیے کشادہ ذہن رہنا چاہیے۔

اپنی زبان کا خیال رکھیں

موجودہ زبان کا جائزہ لینا، نیز نئی زبان اور اصطلاحات کو اپنانا نوآبادیاتی تاریخ میں پنہاں فریم ورکس سے نئے، جامع اور تخلیقی نکتہ نظر پر تبدیلی میں مدد مل سکتی ہے۔ عطیہ دہندگان اور بین الاقوامی این جی اوز کو ایسی اصطلاحات نکال دینی چاہیے جو مزید مناسب نہیں رہیں، جیسا کہ 'فائدہ اٹھانے والے'، 'صلاحیت سازی' اور حتیٰ کہ 'امداد' (اس رپورٹ میں استعمال شدہ ایک اصطلاح)۔ مقامی کمیونٹیز کو اصطلاحات میں تبدیلی کی سرکردگی کی اجازت دی جانی چاہیے، اور جہاں ممکن ہو تنظیمیں ان سے رجوع کریں اور جب ممکن نہ ہو تو ازسرنو جائزہ لیں۔

تنقید کے لئے کشادہ دلی کی ثقافت کی حوصلہ افزائی کریں

ایسی ثقافت تشکیل دینے کی ضرورت ہے جو نسل پرستانہ، امتیازی اور متعصبانہ زبان اور طرزعمل کا فعال مخالف ہو۔ یہ ہر کسی سے تقاضا کرتا ہے کہ جب ان کا نسل پرستی اور/یا امتیازی سلوک سے سامنا ہو تو آواز اٹھائیں، بجائے اس کے کہ غیر سفید فام، غیر مغربی کارکنان پر اس کی ذمہ داری ڈال دیں۔ اس کے لئے تمام تنظیموں کے لیے ضروری ہے کہ اندرونی نقادوں کے لیے محفوظ جگہیں قائم کریں، خاص طور پر سفید فام افراد سے مغلوب تنظیموں میں غیر سفید فام افراد کے لیے۔ ان محفوظ مقامات کو صنف، عمر اور کسی دوسرے عناصر کے مطابق ہونا چاہیے جس سے کسی کی تنقید پر آمادگی متاثر ہو سکتی ہو۔ مزید برآں، اپنی ذات پر غور کرنے اور ایمانداری کی ثقافت کی حوصلہ افزائی کے لیے تنظیم کے قائدین کو اپنے احساسات کو تسلیم کرنا چاہیے۔

حوصلہ مندی سے فنڈ دیں

’حوصلہ مندی سے فنڈ دیں‘ فنڈ دینے والوں کے لیے ایک دعوت نامہ ہے کہ فنڈ دینے کے ایسے طریقے متعارف کروائیں جو مزید قابل رسائی اور جامع ہوں، نیز غیر یقینی کیفیت اور ممکنہ ناکامی کی زیادہ سطحوں کو قبول کریں۔ جب فنڈ دینے والے پروگرام کی ناکامی کے امکان کو قبول کرتے ہیں تو یہ جدید اور لچکدار فنڈنگ کے طریقوں کا راستہ کھولتا ہے، جیسا کہ فنڈ دینے والوں کا بیوروکریٹک کام کا سامنا کرنا یا سیاق و سباق پر مبنی کامیابی کے مخصوص اقدامات کرنا۔ اس تناظر میں کی جانے والی کوششوں اور مثالوں میں تنظیموں کا خطرات کم کرنے کے لیے فنڈز اکٹھے کرنا، براہ راست فنڈنگ، رفقائے کار سے فنڈنگ، ٹرسٹ پر مبنی انسان دوستی کے پروجیکٹ، مقامی تنظیموں کے لیے غیر محدود فنڈنگ فراہم کرنے کے ہدف طے کرنا، مقامی تنظیموں کے لیے تندہی کے تقاضے اپنانا، اور اہلیتی معیار میں ترمیم کرنا جو مغربی بین الاقوامی این جی اوز کو ترجیح دیتا ہے۔

مختلف طرح سے بھرتی کریں

تنظیموں کو بیرون ملک کسی بھی عہدے کے لیے پہلے تارک وطن عملے کی تلاش کے عمل کو ختم کرنا ہو گا۔ اس کے بجائے، یہ فرض کیا جانا چاہئے کہ تمام عہدوں کو مقامی عملہ بھر سکتا ہے۔ ’عالم شمالی‘ میں موجود تنظیموں کے لیے، بین الاقوامی این جی اوز کو یقینی بنانا چاہیے کہ مزید متنوع عملہ بھرتی کرنے کے لیے ان کے پاس پالیسیاں اور حکمت عملی موجود ہے۔ WCAPS ‘Orgs in Solidarity’ کے 12 نکاتی یکجہتی کا بیانیہ جیسے وسائل کو ایسے کسی بھی کام کے لیے بنیاد کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔

مقامی علوم میں سرمایہ کاری کریں

امدادی نظام میں نوآبادیاتی پہلو کو ختم کرنے کا ایک جزو اس بات کا جائزہ لے رہا ہے کہ قانونی ڈیٹا کیا ہے اور اسے اکٹھا کرنے کا اہل کون ہے۔ فنڈ دینے والوں اور تنظیموں کو مغربی محققین کے سفر میں سرمایہ کاری کی بجائے مقامی محققین پر سرمایہ کاری کرنی چاہیے، جس میں تحقیق مقامی اقدار اور مقامی طریقے شامل کر کے کی جائے۔ کسی پروگرام کو ڈیزائن کرتے وقت، بین الاقوامی این جی اوز کو مقامی قائدین کے ساتھ کام کرنا چاہیے تا کہ موجودہ ماڈلز، لاگ فریمز اور تبدیلی کے نظریات کا جائزہ لیا جا سکے اور مقامی تناظر میں پنہاں نئی جہتوں کو اپنایا جا سکے۔ پروگراموں کا جائزہ ثقافت پر مبنی فریم ورکس کے ذریعہ لیا جانا چاہیے، جنہیں مقامی پریکٹیشنرز نے تشکیل دیا ہو۔ ماہرین کو دوبارہ تیار کرنا چاہیے کہ دیگر کے علاوہ، نوجوان ماہرین، نسائی ماہرین، خواتین کے ماہرین اور عقیدے/مذہب کے ماہرین سے رہنمائی کو شامل کی جائے، اور اس طرح سیاق و سباق پر مبنی حل، تکنیکی مہارت اور فعال مقامی فیصلہ سازی کی اجازت دی جائے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ فنڈ دینے والوں، بین الاقوامی این جی اوز اور مقامی کمیونٹیز کے مابین تعلقات ناقابل فہم نہ ہوں، پروگرام اور/یا تحقیق کے نتائج کا مقامی کمیونٹی کے ساتھ اشتراک کرنا چاہیے، اور تنظیم کی ضروریات سے زیادہ اس کی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے۔

بین الاقوامی این جی اوز کے لیے خصوصی تجاویز

سفید فام نگاہ کے تناظر پر مزید فنڈ اکٹھا نہ کرنا

بین الاقوامی این جی اوز کو ایسی منظر کشی اور زبان استعمال کرنے کی روایت کو ختم کرنا چاہیے جو فنڈ اکٹھا کرنے/مارکیٹنگ کے مواد میں کمیونٹی کی وابستگی اور وقار کو کم کرتی ہیں۔ مزید برآں، انہیں مستقبل کی بہتری کے لئے ایک بینچ مارک مہیا کرنے کے لئے اپنی بیرونی اور اندرونی مواصلات کا آڈٹ کرنا چاہیے، اور عالم جنوبی میں دستاویز بندی کی کوششوں کے لیے متبادل اور باہمی تعاون سے متعلق طریقوں پر غور کرنا چاہیے۔

تنظیمی حکمت عملی کے لیے منتقلی کی ذہنیت اختیار کریں

طاقت اور وسائل کی مقامی تنظیموں تک منتقلی کے واضح سنگ میل اختیار کرتے ہوئے بین الاقوامی این جی اوز کو منتقلی کی ذہنیت اپنانے پر غور کرنا چاہیے۔ عالم شمالی کے لیے سب سے امید افزاء اور بین الاقوامی امدادی نظام سے سب سے زیادہ واقف مقامی تنظیموں کے حوالے سے یہ یقینی بنانے کے لئے خصوصی توجہ دی جانی چاہیے کہ انہیں ترجیح نہ دی جائے۔ اس طرح کی منتقلی کی ذہنیت کو واضح تنظیمی حکمت عملی میں شامل کرنا چاہیے جو کامیابی کی پیمائش اس حد کے مطابق کرے جس حساب سے بین الاقوامی این جی او اپنے نقوش کم کر رہی ہے نہ کہ پھیلا رہی ہے، (مثال کے طور پر اس کے ملازمین کی تعداد، اس کی آمدنی کی سطح اور لوگوں اور کمیونٹیز کی تعداد جن کو یہ براہ راست خدمات فراہم کرتی ہے)۔ مقامی تنظیموں کو وسائل کی منتقلی کے حوالے سے براہ راست عمل درآمد سے باز رہنا چاہیے، اور مقامی تنظیموں کی درخواست پر صرف غیر معمولی حالات میں ایسا کرنا چاہیے۔ مقامی سول سوسائٹی تنظیموں کی معاونت کے لیے ملکی دفاتر کے لیے واضح ہدف ہونے چاہیے، بشمول مقامی تنظیموں کو کم از کم 25% فنڈنگ دینا، اور آئندہ 5-10 سال کے لیے مزید حوصلہ افزاء اہداف طے کرنا۔

لوکلائزیشن اسپن سے گریز کرنا

کسی مخصوص تنظیمی عہدے کے دفاع یا جمود کا جواز پیش کرنے کے لئے بین الاقوامی این جی اوز کو مقامی ’گھماؤ پھراؤ‘ (یعنی دوبارہ تشریح یا دوبارہ بنانے) سے باز رہنا چاہئے۔ اس طرزعمل کی مثالوں میں مقامی طور پر ملازمت کرنے والے عملے کی تعداد کی بنیاد پر کسی بین الاقوامی این جی او کو ’مقامی‘، کسی تنظیم کی رجسٹریشن کو بطور ’قومی‘ تنظیم بیان کرنا اور فنڈز کی فیصد شرح کو بین الاقوامی ’اصل‘ ادارے کی بجائے قومی فنڈز کے طور پر بیان کرنا شامل ہیں۔ اگر کسی بین الاقوامی این جی او کا کوئی کنٹری آفس ہے تو اسے اپنی شناخت بحیثیت بین الاقوامی این جی او قبول کرنی چاہیے اور بیرونی مواصلات کے ذریعہ اس بات کی وضاحت کرنی چاہیے کہ یہ اپنی طاقت اور طاقت کو ترک کرنے کی ذمہ داری سے آگاہ ہے۔

مقامی تنظیموں کے ساتھ شراکت کا ازسر نو جائزہ لیں

بین الاقوامی این جی اوز کو قلیل مدتی ’عمل درآمد کرنے والے شراکت داروں‘ کے حصول کی روش ختم کرنی چاہیے اور اس کے بجائے طویل مدتی اسٹریٹجک شراکت داری قائم کرنی چاہیے پروجیکٹ کے دورانیے تک محدود نہ ہو۔ مؤثر پارٹنرشپ کے لیے پیس ڈائریکٹ کے پارٹنرشپ کے نو اصول بین الاقوامی این جی اوز کے لیے شروعات کا اچھا نکتہ آغاز ہو سکتے ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں (1) طاقت کے عدم توازن کو تسلیم اور چیلنج کریں؛ (2) نسل پرستی اور تعصب کا مقابلہ کریں؛ (3) مقامی قیادت کی مدد اور سرمایہ کاری کریں؛ (4) باہمی احتساب اور تعلیم کے لئے جدوجہد کریں؛ (5) طویل مدتی پارٹنرشپس قائم کریں؛ (5) غیر محدود فنڈز مہیا کریں؛ (6) اپنے پارٹنرز کے ساتھ موافق رہیں، اور ان کے ساتھ موافقت پذیری اور لچک کو فروغ دیں؛ (7) کسی بھی پارٹنرشپ کے حصے کے طور پر غیر مالی وسائل پر غور کریں؛ اور (9) یقینی بنائیں کہ شراکت کی منتقلی باہمی تعاون کے ساتھ ہیں۔

افراد کے لیے تجاویز

اپنی شناخت پر غور کریں

سرایت ہونے والی 'سفید فام نگاہ' کو ختم کرنے کے لیے، جو اب بھی امداد، ترقی اور امن سازی کے شعبوں پر غالب ہے، ہر پریکٹیشنر – مقامی طور پر اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے دونوں – کے لیے ضروری ہے کہ اس صنعت میں اپنے مصروف عمل ہونے کے حوالے سے اپنی تحریک پر غور کرے۔ پوچھے جانے والے سوالات میں یہ شامل ہیں: آپ کی شناخت آپ کو کیا مراعات فراہم کرتی ہے؟ آپ نے شعبوں کی 'سفید فام نگاہ' کو کیسے تقویت بخشی ہے؟

شائستہ رہیں

امدادی صنعت کی تاریخ اس خیال پر استوار ہے کہ مغرب کے پاس جواب موجود ہے۔ تشکیل یافتہ درجہ بندی کو ختم کرنا بین الاقوامی پریکٹیشنرز سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے کام کو عاجزی کے ساتھ کریں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ عالم جنوبی کے کارکنان کی تنقید اور آراء کے لئے کشادہ ذہن رہیں، اور ان تبصروں پر غور کریں۔ مغربی علم کو بے استحقاق کرنے کے جزو کے طور پر علم اور سیاق و سباق پر مبنی ترقی، انسان دوست امداد اور امن سازی کے فہم کے مقامی تناظر کے لیے کشادہ ذہن رہنا ہے۔

تبدیلی تک رسائی اور طاقت

مشاورت کے دوران، شرکاء نے عالم شمالی سے تعلق رکھنے والے سفید فام افراد کے متعلق متعدد تجربات شیئر کیے جنہیں عالم جنوبی سے تعلق رکھنے والے غیر سفید فام شخص کی نسبت ترجیحی رسائی اور مواقع دیے جاتے ہیں۔ اس طرح عالم شمالی کے پریکٹیشنرز مواقع کو پسماندہ پریکٹیشنرز تک منتقل کر کے طاقت کی منتقلی میں مدد کر سکتے ہیں، جنہیں عموماً نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ ادارہ جاتی طاقت اور قائدانہ عہدوں کے حامل افراد نسل پرستی، امتیازی سلوک اور نوآبادیاتی نظام کو ختم کرنے کے حوالے سے گفتگو میں کشادہ دلی کی حوصلہ افزائی کرسکتے ہیں۔ ان شعبوں میں نوآبادیاتی پہلوؤں کو ختم کرنے کے حوالے سے عالم شمالی کے پریکٹیشنرز کا ادا کردہ کردار بعض اوقات شمولیت کے لیے زور دینے اور بعض اوقات پسپائی اختیار کرنے پر مبنی ہو گا، اور اس طرح وہ مقامی پریکٹیشنرز کے جگہ لینے کے لیے جگہ بنائیں گے۔

منظم کریں

مقامی کارکنان اور پریکٹیشنرز جو منظم نسل پرستی کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں اور نظام میں طاقت کو منتقل کرنا چاہتے ہیں، انہیں اکثر سسٹم میں موجود ان افراد کی جانب سے گفتگو سے باہر نکال دیا جائے گا جو طاقت رکھنا چاہتے ہیں، اور بعض اوقات ان پر الزام بھی لگائیں جائیں گے۔ اس سے نمٹنے کے لیے، یہ اہم ہے کہ کارکنان خود کو منظم کریں اور قومی اور بین الاقوامی طور پر دوسرے گروپوں کے ساتھ مربوط ہوں۔ کچھ ایسے نیٹ ورکس اور گروپس موجود ہیں جو اس ایجنڈے کی تائید کرتے ہیں، جیسا کہ NEAR نیٹ ورک، CIVICUS اور START نیٹ ورک، نیز کارکنان کے مزید رسمی اور غیر رسمی گروپس موجود ہیں جو قومی اور بین الاقوامی سطح پر اس مسئلے کو اٹھانے کے خواہشمند ہیں

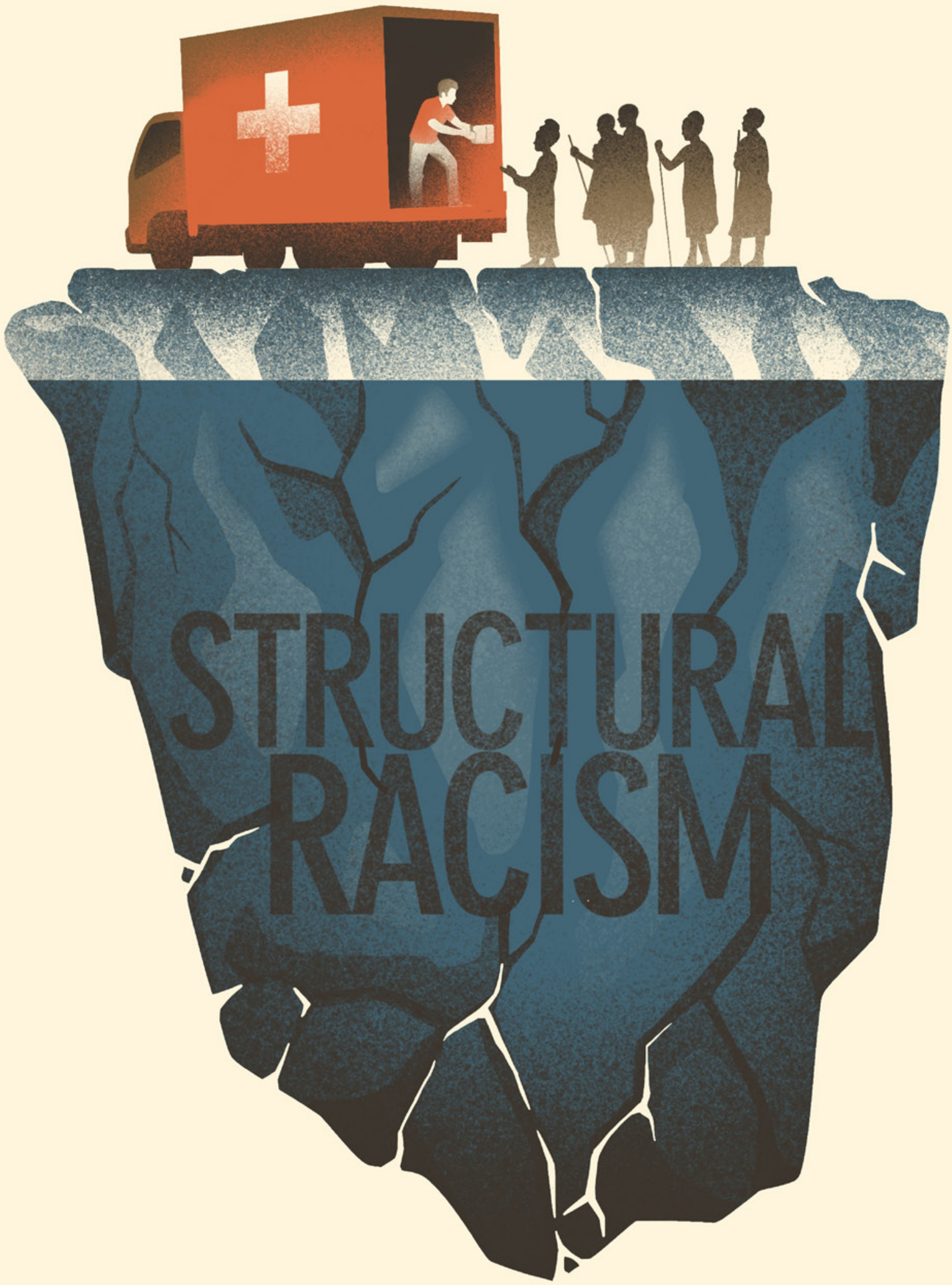

peace direct

Adeso
African Development Solutions

Alliance for Peacebuilding

WCAPS | WOMEN OF COLOR ADVANCING PEACE, SECURITY, AND CONFLICT TRANSFORMATION